سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

اے جہاں منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ — ۹ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء — نمبر ۴

حیف گویم بالو گرائی چہاد در قادیان بیں | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — بروز جمعرات | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقیں — آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات صلوۃ مرتبہ اکمل آف گولیکی

بروز	ذی الحجہ ۱۳۲۴	جنوری ۱۹۰۷	ابتدائے وقت فجر	ابتدائے وقت ظہر	ابتدائے وقت عصر	ابتدائے وقت مغرب	ابتدائے وقت عشاء
یکشنبہ	۱۲	۲۷	۶-۳	۱۲-۳۵	۳-۲۵	۵-۵۰	۷-۱
دوشنبہ	۱۳	۲۸	۶-۳	۱۲-۳۵	۳-۲۵	۵-۵۰	۷-۱
سہ شنبہ	۱۴	۲۹	۶-۲	۱۲-۳۵	۳-۲۶	۵-۵۱	۷-۵
چہارشنبہ	۱۵	۳۰	۶-۲	۱۲-۳۶	۳-۲۶	۵-۵۱	۷-۵
جمعرات	۱۶	۳۱	۶-۱	۱۲-۳۶	۳-۲۶	۵-۵۲	۷-۶
جمعہ	۱۷	یکم فروری	۶-۱	۱۲-۳۶	۳-۲۶	۵-۵۲	۷-۶
ہفتہ	۱۸	۲	۶-۰	۱۲-۳۶	۳-۲۷	۵-۵۳	۷-۶
یکشنبہ	۱۹	۳	۶-۰	۱۲-۳۶	۳-۲۸	۵-۵۳	۷-۷
دوشنبہ	۲۰	۴	۶-۰	۱۲-۳۶	۳-۲۷	۵-۵۳	۷-۷
سہ شنبہ	۲۱	۵	۵-۵۹	۱۲-۳۷	۳-۲۸	۵-۵۴	۷-۸

نوٹ

فجر کا وقت طلوع آفتاب سے ۱ گھنٹہ ۲۲ منٹ پہلے شروع ہو جاتا ہے اور کمی بیشی غروب و طلوع کے اپنی اپنی گھڑی کے موافق تجربۃً دریافت کر لینی چاہیے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ کہتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

جلد ۶ | بدر - مورخہ ۹ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء | نمبر ۴

شعر و سخن

ابن مریم مرگیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا حق کی قسم

کون کہتا ہے فلک پر جا چڑھا
ہے سراسر یہ خطا حق کی قسم

مرگیا مرتے ہیں جیسے سب بشر
وہ نصارے کا خدا حق کی قسم

وادیٔ کشمیر میں سوتا ہے وہ
جاگے گا روز جزا حق کی قسم

یہ جگہ ہے ربوۂ ذات القرار
یاں پنہ میں آگیا حق کی قسم

خطۂ کشمیر جنت کی نظیر
اسکا مرقد ہے بنا حق کی قسم

آخرش اسکو چڑھایا دار پہ
ظالموں نے برملا حق کی قسم

موت سے حق نے بچایا پھر اُسے
ہوگیا بیہوش سا حق کی قسم

مرہم عیسی لگانے سے اُسے
ہوگئی حاصل شفا حق کی قسم

جانب کشمیر ہجرت کر گیا
واں مرا اور واں گڑا حق کی قسم

بھیڑیں اسرائیل کے گھر کی جو تہیں
ڈہونڈنے کو واں گیا حق کی قسم

اسکے آنیکا جو رستہ تکتے ہوگان
ہے یہ مالیخولیا حق کی قسم

اس جہاں سے کوچ جو ہے کرگیا
وہ نہ پھر واپس پھرا حق کی قسم

تا قیامت یہ نہ ہو پوری مراد
وہم میں ہو مبتلا حق کی قسم

جسکے آنے کا تہا وعدہ آگیا
کھولو اب آنکھیں ذرا حق کی قسم

رہ یہ جسکے آنکھ سب کی تھی لگی
ہے یہی مرد خدا حق کی قسم

جسکے وعدے پر تمہاری تھی نظر
کر دیا اس نے وفا حق کی قسم

قادیاں میں جلوہ فرما ہوگیا
وہ حبیب کبریا حق کی قسم

چاند سورج دو نوبت گہنا گئے
اسکا جب پرتو پڑا حق کی قسم

ہے گواہ امریکہ بھی اس بات کا
نیر شاہد ایشیا حق کی قسم

سحرؔ گر اب بھی نہ دیکھیں دیکھے
آنکھوں پر پردہ پڑا حق کی قسم

(محمد حسین خان سحر)

بلبل کی آرزو

ہے آرزو یہ اپنی دنیا میں اس جہانمین
ہو آشیاں اپنا عیسے کے گلستانمیں

کانوں تلک نہ پہونچے زاغ و زغن غوغا
یہ خوب ہے حفاظت ہے میرے باغبانمیں

شہباز خوش ہما ہیں سب پاسبان چمن کے
کیا خوف کیا خطر ہو پھر ایسے بوستانمیں

ہے لذتہا گلو سے بہر پورے ہو
سرسبز باغ [illegible] خزاں میں

ہیں ہم صفیر جتنے گاتے ہیں چہچہاتے
تسبیح خواں پرندے اس باغ دلستانمیں

منت اے باغبان ..... صدقے تری چمن کے
رہنے دے پھر مولا اپنے فدا جنان میں

ہے آرزو یہ میری میں ترے کام آوں
سناری کہانی ہر آہ ہر فغاں میں ہے

تیرا چمن سنا تہا دار الاماں ہے بیشک
رنجیدہ دل بہت ہیں ہم دور آسماں میں

خدمت میں رکھے اپنی نغمہ سرائی سنکر
دکھ درد کے ہیں جھگڑے بس اپنی داستانمیں

چنا ہے دل گلوں نے ہیں تیرے باغ میں جو
رہیئے وہیں جہاں ہو دل اپنا اس جہانمین

قاضی کی التجا ہے ہر دم یہی الٰہی!!
ہو دود درد تیرا تیری تڑپ ہو جان میں

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نام	ولدیت	مقام	
عبد الصمد	خاوا	راول پور	
مراد علی	کریم بخش	لاہانہ بہادی	
عزیز بخش	الہ بخش	لاہور	ندگر
عبد الرحمن	محمد حسن	لاہانہ	
عمر الدین	ہمن	کاٹھہ گڑھ	ہوشیارپور
چراغدین	احمد دین	بنی	لاہور
میر باز	احمد خان	کہوکر	گجرات
میاں خان	شاب دین	بکول	گورداسپور
سید قمر احمد	حکیم ظفر احمد	لائل پور	حال سکنہ دہلی
الہ بخش	دریام خاہ	زیرہ	فیروزپورہ
یوسف	پہنیاہ	ونڈ	"
رلکو	بینہان	زیرہ خورد	"
جنڈو	ہیمان	"	"
سلیمان	کالو	زیرہ	"
اسلام	"	"	"
مخذیں	"	"	"
علی محمد	ماہی	"	"
فیروز الہ	"	"	"
مہندی خان		خان فتح	گورداسپور
عیسے	بہاناں	قادیان	"
اسمعیل	امام الدین	قادر آباد	"
قربان علی شاہ	برکت علی شاہ	نور کوٹ	"
جلال الدین	الہ دتہ	دہرم کوٹ	
فضلدین	روڑا	"	"
عمر الدین	چوہر بخش	حال وارد سجاع آباد ضلع ملتان	کوٹلہ افغانان
غلام حسین	عزیز دین	تلونڈی	گورداسپور
احمد جمیل	مرزا افضل بیگ	قصور	لاہور
مرزا محمد جلال الدین	مرزا غلام حیدر بیگ		"
محمد فاضل	ڈاکٹر مرزا عبد العزیز	قصور	"
عبد الکریم	احمد علی	مرزا چک حال وارد لاہور	گورداسپور
کاکا	پیر بخش	سگووال	کپور تہلہ
روڑا	عبدا	نتیجہ	گورداسپورہ
عبد العزیز	رحم بخش	"	"

عزیز الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۹ - ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۴ - جنوری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - جنوری ۱۹۰۶ء - اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

ترجمہ - بیشک اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اے اہل بیت تم مین سے ناپاکی کو دور کردے اور تمہین پاک کرے اور مطہر بنائے۔

اس وحی کے بعد مین کسی کو آواز مار کر اس طرح سے پکارتا ہون۔

فتح - فتح

گویا اُس کا نام فتح ہے۔

ایک پُرانا الہام کوئی تیس ۳۰ سال کا جو پہلے بھی حضرت نے کئی دفعہ سنایا ہے۔ اور آج پھر سنایا۔ غالباً کہین اخبار مین چھپا نہین گیا۔ اسواسطے آج لکھا جاتا ہے

فَاَرَتَدَّ عَلٰی اٰثٰرِھِمَا وَوُھِبَ لَہُ الْجَنَّۃ

اتنے مین طاقت بالا اس کو کھینچ کرلے گئی +

ٹیمودا اسکریوطی

۲۳ - جنوری ۱۹۰۶ء - اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ دَافِعُ الْاَذٰی (؟) اَصْرِفُ عَنْکَ سُوْءَ الْاَقْدَارِ

ترجمہ تحقیق مین رحمان ہون - مین بُری قضا و قدر تجھ سے پھیر دونگا یعنی بعض بلائین جو مقدر مین وہ ظہور مین نہین آئینگی -

عید مبارک

ناظرین اخبار کو عید مبارک ہو - یہ اخبار پنجاب کے اکثر شہرون مین بلکہ ہندوستان مین علی گڈھ تک عید کے دن پہنچ جاتا ہے - اس واسطے مدرسہ کے عید فنڈ کیواسطے عین وقت پر یاد دہانی کرائی جاتی ہے - اگرچہ عید فنڈ اور مدرسہ کی دیگر ضروریات کے اہم ہونے کی نسبت اعلان کیواسطے کافی چندہ فراہم کرنے کے لئے معزز رسالہ میگزین اور اخبار الحکم کی گذشتہ تحریکات کے مطابق اُمید ہے - کہ احباب نے پہلے سے طیاری کر رکھی ہوگی تاہم یاد دہانی کے واسطے پھر لکھا جاتا ہے - قربانی کی کھالون کا روپیہ مدرسہ کے مساکین کے واسطے ارسال فرماوین اور تمام ذی مقدرت احباب عید فنڈ پر مدرسہ کے واسطے معقول رقوم عطا فرماوین اور غریب لوگ بھی حسب استطاعت کچھ دے کر ثواب مین شامل ہوسکتے ہین یہ سنت دین کی امداد ہے اور ایسے اوقات ہمیشہ ہاتھ نہین آتے - سچ پوچھو - تو خالص دینی اغراض کے واسطے اگر دنیا بھر مین کوئی مدرسہ ہے - تو صرف یہی ایک مدرسہ ہے ورنہ دوسرے مدارس گو بظاہر دین کا نام رکھتے ہون پر اصل مطلب اس سے بڑھ کر نہین - کہ قوم یورپ کی تقلید اختیار کر کے متمول ہو جاوے - غرض خالص رضائے الٰہی کے حصول کے جو ذرائع اس وقت دنیا مین ہین وہ اے احمدی قوم تجھے مبارک ہو کہ تیری ہی حصے مین آئے ہین خدا کی راہ مین دل کھولکر خرچ کرو۔ کہ خدا تجھے کبھی ضائع نہ کریگا تمام روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن مین نوٹ لکھنا چاہیئے کہ عید فنڈ ہے یا مسکین فنڈ کے واسطے والسلام

یورپ و امریکہ کو آپ تبلیغ حق کرسکتے ہین

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ میگزین نے سلسلہ حقہ کے حالات پر میگزین سے دو لطیف مضامین لیکر اور اُن کیساتھ تصویر قبر مسیح اور تصویر مسیح موعود شامل کر کے یورپ امریکہ بھیجنے کیواسطے ان کو بصورت کتاب طیار کیا ہے جو سب جا سکین جہان کہ مناسب ایڈریس جمع کرنیکا سامان کیا گیا ہو۔ رسالے صرف دفتر میگزین سے جا سکینگے۔ روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ آنا چاہیئے۔ ایک روپیہ مین آٹھ رسالے جا سکینگے۔ ہماری کتاب ان ممالک مین بہت سے لوگون کیواسطے تبلیغ کا ثواب حاصل کر سکتے ہین ....

مولوی چکڑالوی کے چیلنج کا جواب

رسالہ اشاعت القرآن مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۷ء مین بابا محمد چٹو نے ایک مضمون بعنوان کھلا نوٹس شائع کیا ہے کہ مرزا صاحب مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے ساتھ مباحثہ کرلین - اور از رُوئے قرآن شریف اپنے دعوئے مہدویت و مسیحیت کے دلائل پیش کرین - یہ بات کسی مولوی سے مخفی نہین - اور بابا چٹو بھی جانتے ہین - کہ حضرت اقدس سلسلہ مباحثات کا پابند کرچکے ہین جہان تک ضروری اور مناسب تھا - حضرت نے بذریعہ مباحثات کے بھی مخالفین پر اتمام حجت کیا - لیکن اب مُدّت سے حضرت اقدس ایسے مباحثات کی نسبت اپنی کتاب انجام آتھم مین شائع کرچکے ہین - کہ پھر نہین کرین گے - ہان اگر مولوی عبد اللہ صاحب نہ بحیثیت مباحثہ بلکہ اپنے شبہات دُور کرانے کے لئے مہذب طریق پر درخواست کرین - اور اس مین اپنا یہ شبہ پیش کرین - کہ یہ دعوئے قرآن شریف کے خلاف ہے - اور مخالفت کی وجوہ بھی لکھین - تو اُس وقت اُن کی ازالہ شبہات کی طرف توجہ ہوسکتی ہے - کیونکہ یہ بار ثبوت ان کی گردن پر ہے - کہ وہ یہ ثابت کرین - کہ یہ دعوئے قرآن شریف کے نصوص صریحہ قطعیہ کی مخالف ہے - وجہ یہ کہ جبکہ خدا تعالیٰ کی عادت مین یہ داخل ہے - کہ وہ قدیم سے اور جب سے کہ دُنیا پیدا ہوئی ہے - دنیا کے بگڑنے کے وقت اور غلبۂ معصیت اور شرک اور بدعات کے زمانہ مین کسی شخص کو اپنی طرف سے ہدایت دے کر اور اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرکے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجتا رہا ہے - تو اب اس زمانہ مین باوجود اشد ضرورت کے جو محسوس ہورہی ہے - کیون خدا تعالیٰ نے اس عادت کو بدل دیا - غرض یہ بار ثبوت اُس شخص کی گردن پر ہے - جو تبدیل سنّت الٰہیہ کا مدعی ہے - حضرت مرزا صاحب پر یہ بار ثبوت نہین ہے - ہان ان کے یہ ذمہ تھا - کہ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام اپنے دعاوی کا ثبوت دیتے رہے ہیں - وہ بھی ثبوت دین سو انہون نے بہت سے نبیون سے بڑھ کر اپنے دعوے کا ثبوت دیدیا ہے - جو اُن کی کتابون کے پڑھنے سے ظاہر ہے - ہان مولوی عبد اللہ چکڑالوی کا یہ حق ہے کہ وہ ایک مشترک ثبوت گذشتہ نبیون کی نبوت کا پیش کرین - جس کی وجہ سے کسی دوسرے نبی پر اعتراض نہ ہو - کہ اُس نے یہ ثبوت نہین دیا - تب حضرت مرزا صاحب پر واجب ہوگا - کہ اس مُشترک ثبوت کے ذریعہ سے اپنا دعویٰ بھی پیش کرین - اور ہر ایک امر آیات قطعیۃ الدلالت سے پیش کرین - اکثر نادان ایسے ہین - کہ وہ ثبوت مانگنے کے لئے یہ نہین دیکھتے - کہ بار ثبوت کس کی گردن پر ہے اور جس امر کا ثابت کرنا اپنے ذمّہ ہے وہ دوسرے سے مانگتے ہین - اور طریق مناظرہ سے بھی بے خبر ہین - انہین مین سے مولوی عبد اللہ صاحب ہین - سوال تو صرف یہ ہے - کہ کسی نبی کی نبوّت ثابت ہونے کے لئے سنّت اللہ کیا ہے - سو عبد اللہ صاحب دس بیس نبیون کا ذکر کرکے اور اُن کی نبوّت کا ثبوت دے کر اس سنّت کو قرآن شریف سے پیش کرین - اور پھر جواب لین جب تک وہ ایسا نہ کرین - وہ قابل خطاب نہین ہین -

---

استصواب

ذیل مین ایک معزز مکرّم مخدوم کا خط درج کرکے اُس پر دوسرے ناظرین کی رائے کا طلبگار ہون ایڈیٹر

مکرمی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ چند ایک دوست امرتسر - لاہور - اور ضلع گورداسپور سے اِس وقت آئے ہوئے ہین - اور ہمارے اخبارات مجریہ از قادیان کی پالیسی پر بحث کرتے ہین وہ بعض مضامین کو سلسلہ کے اخبارات کے مناسب حال نہین سمجھتے - مین پسند نہین کرتا - کہ مین اس ساری قیل و قال کو درج کردون - مین صرف ذیل کے اُمور بطور مشورہ عرض کرتا ہون اور آپ کے معزز اخبار کے ناظرین سے استدعا کرتا ہون - کہ وہ بھی اپنی رائے سے اطلاع دین - یہ خلاصہ اُن احباب کی رائے کا ہے جو میرے جہان اِس وقت بیٹھے ہین -

(۱) - اخبار کو جہان تک ممکن ہو - سلسلہ کے متعلق رکھا جاوے اور دُنیا جہان کے مذاق کو خوش رکھنے کا خیال نہ کیا جاوے - مثلاً طبی کالم کے لئے بدر کے صفحہ وقف کرنا کوئی ضروری نہین ہے - ہان کوئی خاص نسخہ و [illegible] - جو الہامی رنگ مین حضرت اقدس فرماوین - یا کوئی خاص تجربہ حضرت اقدس کا ہو تو اُس کے اندراج کا ہرج نہین - (۲) حضرت کی ڈائری مفصّل ہو (۳) روزانہ درس حضرت مولوی صاحب مکرم کا دیا جاوے (۴) اگر نمبر ۲ یا ۳ سے کوئی جگہ بچے تو اور سلسلہ کے متعلقہ اُمور کے مضامین درج ہون (۵) اشتہارات مناسب بیشک درج اخبار ہون - لیکن اُن کے اندراج سے مضامین کے صفحات مین فرق نہ آوے -

خواجہ کمال الدین - وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور

عیسائیون کی حساب دانی کا نمونہ

اخبار تحفہ سرحد بنون کے ایڈیٹر صاحب نہایت غصہ سے بھرے ہوئے لکھتے ہین - کہ اخبار بدر کے ایڈیٹر نے اپنے اشتہار مین سفید جھوٹھ بولا ہے - کہ قادیان سے ہفتہ وار نکلنے والا اخبار صرف ایک ہی ہے - یعنی بدر حالانکہ اسی جگہ سے اور اخبار بھی ہفتہ وار نکلتے ہین اور مثال مین معزز ہمعصر الحکم کا حوالہ دیتے ہین - جہان تک ہم کو معلوم ہے - آجتک کبھی کسی نے ایسے اخبار کو جو مہینہ کی چند مقررہ تاریخون پر نکلتا ہو اور اس کی اشاعت کیواسطے ہفتہ کا کوئی خاص دن مقرر نہ ہو - ہفتہ وار نہین کہا - جو اخبار ہفتہ مین ایک مقررہ دن نکلے - اس کے سال مین ۵۲ پرچے نکل سکتے ہین - اور جو ہر ماہ مین چار بار نکلے اس کے سال مین ۴۸ پرچے ہوسکتے ہین - معزز الحکم ہمیشہ ہر ماہ مین چار بار نکلتا ہے اور پہلی تاریخ ہمیشہ ۱۰ مقرر ہے اور یہ فرق بیّن ہے لیکن جہان ایک برابر تین کے اور تین برابر ایک کے مانا جاتا ہو - وہان یہ فرق کوئی حیثیت نہین رکھتا - اور اس واسطے ہم ایڈیٹر صاحب تحفہ کو معذور سمجھتے ہین - تاہم ان کو نصیحت کرتے ہین کہ تثلیثی حساب دانی کے اصول کو گرجا کی چار دیواری کے اندر دینے تک محدود رکھا کرین - ورنہ ان کو دنیاوی کاروبار مین بہت مشکلات پڑینگے ⁂

درس قرآن شریف

(سورہ کٰفرون۔ سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۱۰ء)

(منقول از قلمی نسخہ تفسیر القرآن مؤلفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب)

(اس مین سے جو عبارت مثلاً نحوی مسائل کے متعلق عام فہم نہ تھی۔ وہ چھوڑ دی گئی ہے)

اختار سبحانہٗ تعالیٰ ھنا۔ الکٰفرون۔ بدل قوله الّذین کفروا وعامة سنة الله فی القرآن الکریم والکتاب الحکیم۔ الّذین کفروا فما قال یاایها الّذین کفروا۔ لان کلمة کفروا تدل بصیغتها الماضی علی الانقطاع والمضی فاومی ایماءً بل صرح تصریحاً بان المخاطبین من الکفر وصف لازم لهم اعاذنا الله تعالیٰ۔

عام سنت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہ اپنی کتاب حکیم قرآن کریم مین جہان کہین کفار کا ذکر کرتا ہے۔ تو الّذین کفروا کرکے فرماتا ہے۔ لیکن اس کی بجائے اس سورۂ شریف مین الّذین کفروا نہین فرمایا۔ بلکہ یون فرمایا کہ یاایّھا الکٰفرون۔ اے کافرو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ کفروا صیغۂ ماضی مین ہے اور انقطاع پر دلالت کرتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے یاایّھا الکٰفرون۔ اے کافرو! فرماکر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ بلکہ صاف تصریح کردی ہے کہ یہ مخاطب ایسے کافر ہین۔ کہ صفت کفران کے لازم حال ہوگئی ہے۔ ایسی حالت سے خدا تعالےٰ اپنی پناہ مین رکھے۔

لا اعبد۔ نفی بحرف لا۔ للحال و الاستقبال۔

لا اعبد۔ مین تمہارے بتون کی نہ اب پوجا کرتا ہون اور نہ آئندہ کرونگا۔ اس جگہ بتون کی عبادت کی نفی حرف لا کے ساتھ کیگئی ہے کیونکہ حرف لا کی نفی حال اور استقبال ہر دو پر مشتمل ہے نہ اب اور نہ آئندہ۔

ما تعبدون۔ ما اسمٌ مبهمٌ۔ جاء لابهام معبوداتهم علی اختلافهم لان المشرك لکل یوم معبود۔ بسبب اهوائه وشهواته کمثل العنکبوت اتخذت بیتاً۔

ما تعبدون۔ جو کچھ تم عبادت کرتے ہو۔ ما۔ اسم مبہم ہے اور مشرکون کے معبودون کے ابہام کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ مشرک اپنی خواہش کے سبب خود اپنے اندر ایک شک وشبہ مین پڑا ہوا ہے۔ اور ہر روز نیا بت اپنے لئے تراشتا ہے۔ اور اس کا عقیدہ مکڑی کے جالے کی طرح بودہ اور کمزور ہے۔

تکریر الفعل بلفظ الحال والاستقبال عند الاخبار عن ذاته الطیبة المبارکة ایماء الی عصمته صلی الله علیه وسلم من الزیغ ولانحراف والاستبدال فمعبوده صلی الله علیه وسلم واحد فی الماضی وکذا الحال والاستقبال بخلاف المشرکین۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات طیب اور مبارک کے متعلق غیر اللہ کی عبادت سے بیزاری اس جگہ حال اور استقبال مین دوبار کرکے جو بیان کی گئی ہے۔ اس مین اشارہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے معصوم ہین۔ کہ ان کی حالت مین کجی اور انحراف اور بدی کی طرف تبدیلی واقع ہو۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معبود زمانہ گذشتہ مین بھی ایک خدا ہی تھا۔ اور اب بھی وہی ہے۔ اور آئندہ بھی وہی ایک ہوگا۔ برخلاف مشرکین کے یہ حالت ہے۔

لکم دینکم۔ ثمرة ما تعبدون و نتیجة لا انتم عابدون ما اعبد۔ الرجس القبیح الشرك۔ فتقدم قسمتهم۔ ای هذا ما حصل لکم من عبادتکم و عدم توحیدکم قال الله تعالیٰ۔ فاما الذین فی قلوبهم مرض فزادتهم رجساً الی رجسهم وماتوا وهم کافرون۔

لکم دینکم۔ تمہارے لئے پھل اور نتیجہ ہے۔ اس کا جو کچھ کہ تم عبادت کرتے ہو۔ شرک ایک قبیح رجس ہے۔ پس پہلے کفار کے حصے کا ذکر کیا گیا۔ کہ کفار کو غیر اللہ کی پرستش کا نتیجہ مل رہے گا۔ توحید سے انحراف اور بتون کی پرستش کا انجام تم پر ظاہر ہوگا۔ اور جگہ بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وہ لوگ جن کے دلون مین بیماری ہے۔ اُن کے رجس پر اور رجس بڑھتا ہے۔ اور وہ حالت کفر مین ہی مر جاتے ہین۔

ولی دین - طابق اول السورۃ اخرھا فقال صلے اللہ ۔ لا اعبد ماتعبدون نحصل دین التوحید والاخلاص و طریق الصواب صراط الذین انعم اللہ علیھم وایضاً لکم حسابکم ولی حسابی فالنصر واعز وافتح بلادکم مع بلادٍ اُخری - والناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً - وستنفقون اموالکم ثم تغلبون فالدینان لا یتشارکان اصولاً وفروعاً ونتیجۃً -

فالسورۃ براۃٌ تامۃ

اور میرے لئے میرا دین - اس سُورۂ شریف کا اوّل اُس کے آخر سے مطابق ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ مین واحد خدا کی پرستش کرتا ہوں - اور تمہارے معبودون کی پرستش نہ کی ہے - نہ کرتا ہون اور نہ کرون گا - اس کا نتیجہ یہ ہُوا - کہ توحید اور اخلاص کا دین مجھے حاصل ہوا اور صواب کا طریقہ مجھے ہی ملا - اور ان لوگون کا راستہ ملا - جن پر خدا تعالےٰ کا انعام ہوا - مجھے ہی عطا رہوا - اور ایسا ہی تمہین تمہارا حساب بُھگتنا پڑے گا - اور مجھے اپنا - پس میری نصرت کی جائے گی - اور میری عزت کی جائے گی اور مین تمہارے شہرون کو فتح کرون گا اور اُس کے ساتھ دوسرے شہرون کو بھی فتح کرونگا اور لوگ اللہ تعالےٰ کے دین مین فوج در فوج داخل ہون گے - اور تم میری مخالفت مین اپنے مال بھی خرچ کروگے اور پہر بھی مغلوب رہوگے - پس یہ دونون دین بلحاظ اصول اور فروع اور نتیجہ کے یکسان نہین رہینگے -

پس اس سورۂ شریف مین کفر سے پوری بے زاری ظاہر کی گئی ہے -

تشریح معانی الفاظ

قل - کہدے - بول - یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپ کی طفیل تمام مسلمانون کو ہے - کہ ایسے کفار کو جو کفر پر ایسے پکے ہین کہ نہ پہلے کبھی انہون نے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور نہ آیندہ اُن سے ایسی اُمید ہو سکتی ہے - ان کو کہدو - کہ تم جو اپنے کفر پر ایسے پکے ہو - اور مسلمانون کو برا سمجھتے ہو - اسی سے حق اور باطل مین تمیز ہو جائے گی - کہ تم اپنے دین پر پکے ہو اور ہم اپنے دین پر پکے ہین نتیجہ خود ظاہر کر دیگا - کہ کون سچا اور من جانب اللہ ہے اور کون جھوٹا اور شیطانی راہ پر ہے -

چونکہ اس سورۂ شریف مین کفار کو مخاطب کیا گیا ہے اور اُن کے مذہب کے بطلان کے واسطے ایک زبردست دلیل پیش کی گئی ہے اس واسطے یہ کلام بطور ایک چیلنج کے خدا تعالےٰ نے اپنے رسول کو القا کیا اور اسی واسطے اس کے شروع مین لفظ قل آیا ہے - تفاسیر مین قُل پر بہت بحث کی گئی ہے - خلاصہ اس تمام تحریر کا یہ ہے - کہ یہ سورۃ صریح الفاظ مین کفار کے ساتھ بے زاری کا اظہار کرتی ہے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ اس نیت سے کہ وہ سمجھ جاوین - بہت نرمی کا سلوک کرتے تھے - اور اُن کی سخت سے سخت ایذا رسانی پر صبر کرتے تھے اور کسی کے ساتھ ذرا سی سخت کلامی بھی پسند نہ کرتے تھے - اس واسطے یہ کلام خدا کی طرف سے نازل ہوا - جس کا پہنچانا آپ پر فرض ہوا - اور اس طرح آپ نے صاف الفاظ مین صراحت کے ساتھ اُن پر ظاہر کر دیا - کہ ایسے کفار کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہ ہوا نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے -

یاایھا الکفرون - سُنو - اے مُنکرو - اس مین تین حروف ایک جگہ جمع کئے گئے ہین - یا (حرف ندا) - ایُّ (تخصیص کے لئے ہی) اور ھا (تنبیہ کا حرف ہے خبردار کرنے کے لئے) جس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ نہایت تاکید کے ساتھ اچھی طرح منکرون کے کان کھول کھول کر اُن کو یہ پیشگوئی سنائی گئی تھی - کہ تم کو تمہارے اس طریقہ کا بدلہ ملنے والا ہے - اور تم دیکھ لوگے - کہ خدا تعالےٰ توحید کے پرستارون کو تمہارے مقابلہ مین کس طرح کامیابی عطا کرے گا - حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روائیت ہے - کہ یا - نداء النفس ہے اور ایُّ - نداء القلب ہے اور ھا - نداء الروح ہے - گویا نفس رُوح اور قلب ہر سہ کو مخاطب کیا گیا ہے - بعض نے لکھا ہے - کہ یا حرف ندا غائب کے واسطے ہے اور ای حرف نداء حاضر کے واسطے اور ھا تنبیہ کے واسطے - کیا حاضر کیا غائب سب کو نہایت تاکید کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے - انبیاء کی دعوت ہمیشہ اسی طرح نہایت تاکید کے ساتھ بار بار لوگون کو بلا کر اور مخاطب کر کے پہنچائی جاتی ہے - چنانچہ اس کی نظیر خود اس زمانہ مین خدا تعالیٰ نے ہمارے واسطے پیدا کر دی ہے - خدا کا مسیح کس قوّت اور زور کے ساتھ دنیا کی تمام قومون کے درمیان توحید کا وعظ کر رہا ہے نہ ایک دفعہ کہکر وہ خاموش ہو جاتا ہے بلکہ بار بار ہر ایک ذریعہ سے خدا کا پیغام دنیا کو پہنچاتا ہے نہ صرف ایک زبان مین بلکہ اُردو - عربی - فارسی - انگریزی - پشتو - وغیرہ زبانون مین اس کی تبلیغ کا آوازہ دنیا کے چارکونون تک پہنچ رہا ہے رسالون مین اخبارون مین - اشتہارون مین - زبانی تقریرون مین - قلمی تحریرون مین غرض کوئی ذریعہ تبلیغ حق کا اُٹھا نہین رکھا گیا - اور آج دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین جہان کے لوگ اس مسیح کے نام سے اور اس کے دعوے سے ناواقف ہون - خدا کے برگزیدون کی ہمیشہ سے یہی سنت ہے - کہ وہ کھول کھول کر اور پہار پہاڑ کر خدا کا حکم دنیا جہان کو پہنچا دیتے ہین اور اس حکم کے پہنچانے مین کوئی نہ وہ کسی دشمن کی دشمنی کی پرواہ کرتے - اور نہ کسی مخالف کی مخالفت سے کبھی ڈرتے ہین - نادان ان کے مقابلہ مین اُٹھتے اور جوش دکھلاتے ہین - پہر تھک کر بیٹھ جاتے ہین اور پہر ناامید ہو کر ناکام مرجاتے ہین پر وہ خدا کے بندے ہر روز اپنا قدم آگے بڑھاتے ہین اور خدا کی تائید سے کامیاب ہو کر رہتے ہین -

خطبہ کسوف

نوشتہ محمد ظہور الدین - اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء کو مدینۃ المسیح میں نماز کسوف پڑھی گئی - یہ وہ نماز ہے جسکی نسبت دیہات میں تو کسی کو بھی معلوم نہیں کہ پڑھنی سنت ہے یا نہیں بلکہ پڑھنے والے کو کہتے ہیں ہمارے دین سے نکل گیا یہ بھی ہمارے بعض حنفی بھائیوں کی خاص مہربانیوں سے ہے جو وہ بعض سنن رسول مقبول کی نسبت کرتے رہتے ہیں -

خیر یہ سلسلہ احمدیہ تو جاری ہی اسی لئے ہوا کہ پھر رسول اللہ صلعم کی سنتوں کو جاری کرے اس لئے یہاں دار الامان میں کسوف شروع ہوتے ہی نماز کی تیاری شروع ہوگئی اور ۱۰½ کے قریب حکیم الامۃ سلمہ ربہ نے نماز باجماعت جہری قرأت کر پڑھائی - پہلی رکعت میں سورہ الم سجدہ پڑھکر رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سورہ احقاف پڑھی اور پھر رکوع کیا -

دوسری رکعت میں پہلے سورہ محمد کو پڑھکر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر انا فتحنا پڑھی اور پھر رکوع کیا - غرض ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے اسیطرح زیادہ رکوع بھی کر سکتے ہیں - یہ نماز ایک گھنٹہ میں ختم ہوئی - حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعض صحابہ کو اس نماز میں طوالت قرأت کے سبب غشی ہو جاتی تھی - نماز ختم ہونے کے بعد مولوی صاحب مکرم نے خطبہ پڑھا جو نہایت ہی لطیف تھا - آپ نے فرمایا کہ دو کارخانے ہیں جسمانی اور روحانی پہلے اپنی حالت کو دیکھو کہ دل سے بات اٹھتی ہے تو ہاتھ اسپر عمل کرتے ہیں جس سے روح وجسم کا تعلق معلوم ہوتا ہے غمی وخوشی ایک روحانی کیفیت کا نام ہے مگر اس کا اثر چہرے پر بھی ظاہر ہوتا ہے - کسی سے محبت ہو تو حرکات سکنات سے اس کا اثر معلوم ہو جاتا ہے انبیاء علیہم السلام نے بھی اس نکتہ کو کئی پیرایوں میں بیان کیا مثلاً حدیبیہ کے مقام پر جب سہیل آیا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا سہل الامر (اب یہ معاملہ آسانی سے فیصلہ ہو جائیگا) دیکھی بات جسمانی تھی نتیجہ روحانی نکالا - اسیطرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیطرف خیال کرو کہ پاخانے جاتے وقت ایک دعا سکھائی اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث یعنے جیسے پلیدی ظاہری نکالی اسیطرح باطنی نجاست کو بھی نکالنے کی توفیق دے پھر جب مومن فارغ ہو جائے تو پڑھے غفرانک اسمیں بھی یہ اشارہ تھا کہ گناہ کی خباثت سے جب انسان بچتا ہے تو اسیطرح کا روحانی چین پاتا ہے - نماز روزہ حج - زکوٰۃ سب ارکان اسلام میں جسمانیت کے ساتھ ساتھ روحانیت کا خیال رکھا ہے اور نادان اسپر اعتراض کرتے ہیں - مثلاً وضو ظاہری اعضاء کے دھونے کا نام ہے مگر ساتھ ہی دعا سکھلائی ہے - اللھم اجعلنی من التوابین والمتطہرین کہ جیسے میں نے ظاہری طہارت کی ہے مجھے باطنی طہارت بھی عطا کر پھر قبلہ کیطرف منہ کرنے میں یہ تعلیم ہے کہ میں اللہ کے لئے سارے جہان کو پشت دیتا ہوں - یہی تعلیم رکوع وسجود میں ہے وہ تعظیم جو دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے او وہ جسمانی اعضا سے ظاہر کیجا رہی ہے - زکوٰۃ روحانی بادشاہ کے حضور ایک نذر ہے اور جان ومال کو فدا کرنیکا ایک ثبوت جیسا کہ ظاہری بادشاہ کے لئے کیا جاتا ہے - اور حج کے افعال کو سمجھنے کی اس مثال کو پیش نظر رکھئے کہ جیسے کوئی مجازی عاشق سن لیتا ہے کہ میرے محبوب کو فلاں مقام پر کسی نے دیکھا تو وہ مجنونانہ وار اپنے لباس وغیرہ سے بیخبر اٹھ دوڑتا ہے ایسا ہی یہ اس محبوب لم یزلی کے حضور حاضر ہونے کی ایک تعلیم ہے غرض جسمانی سلسلہ کے مقابل ایک روحانی سلسلہ بھی ضرور ہے اور اسکو نہ جاننے کے لئے بعض نادانوں نے اس سوال پر بڑی بحث کی ہے کہ مرکز قوی قلب ہے یا دماغ اصل بات فیصلہ کن یہ ہے کہ جسمانی رنگ میں مرکز دماغ ہے کیونکہ تمام حواس کا تعلق دماغ سے ہے اور روحانی رنگ میں مرکز "قلب" ہے - انبیاء علیہم چونکہ روحانیات کیطرف توجہ رکھتے ہیں اسلئے وہ ظاہری نظارہ سے روحانی نظارہ کیطرف متوجہ ہو جاتے ہیں - نبی کریم صلعم کو اللہ تعالیٰ نے سراجاً منیراً فرمایا ہے - اور آپ سراج منیر کیوں نہ ہوتے جبکہ آپ نے دعا فرمائی اللھم اجعل فوقی نوراً وشمالی نوراً واجعلنی نوراً (یہ بڑی لمبی دعا ہے) خیر جب اس حقیقی سورج نے دیکھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا یعنے کچھ ایسے اسباب پیش آگئے جن سے سورج کی روشنی سے اہل زمین مستفید نہیں ہو سکتے - تو اس نظارہ سے آپکا دل پھڑک اٹھا کہ کہیں میرا فیضان پہنچنے میں بھی کوئی ایسی ہی آسمانی روک پیش آجائے اس لئے آپنے اسوقت تک صدقہ و دعا استغفار - نماز کو نہ چھوڑا جبتک سورج کی روشنی باقاعدہ طور سے زمین پر پہنچنی شروع نہ ہوگئی - اب چونکہ ہر ایک مومن شخص بھی بقدر اتباع نبی کریم صلعم نور رکھتا ہے جیسے باپ بیٹے کا اثر چنانچہ اسلئے فرمایا ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی رسول اللہ صلعم کا جسمانی بیٹا نہیں تو روحانی بیٹے بیشمار ہیں - اسلئے ہر مومن بھی ایسے نظارہ پر گھبراتا ہے اور گھبرانا چاہئے کہ کہیں ایسے اسباب پیش آجائیں جس سے ہمارا نور دوسروں تک پہنچنے میں روک ہو جائے - اسلئے وہ ان ذرائع سے کام لیتا ہے جو مصیبت کے انسداد کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں یعنی صدقہ - خیرات کرتا ہے - استغفار پڑھتا ہے اور نماز میں کھڑا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی مشکل کے وقت نماز میں مشغول ہو جاتے - آخر اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آتا ہے اور جیسے وہاں حرکت ودورے وہ اسباب ہٹ جاتے ہیں جن سے سورج کی روشنی باقاعدہ زمین پر پہنچنی شروع ہو جاتی ہے - اسیطرح دعا واستغفار سے مومن کے فیضان پہنچنے میں جو روکیں پیش آجاتی ہیں دور ہو جاتی ہیں شیشے پر سیاہی لگا کر یا برہنہ آنکھ سے اپنی آنکھوں کو نقصان پہنچانے سے بیخبر تماشہ کے طور پر اس نظارہ کو دیکھنا مومن کی شان سے بعید ہے - تم سراج منیر کے بیٹے ہو پس اپنے انوار کو دوسروں تک پہنچانے میں تمام مناسب ذرائع استعمال کرو چونکہ آپ نے ان آیات پر وعظ شروع کیا تھا جنمیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا گیا ہے اس لئے ضمن میں بعض اور باتیں بھی بعض الفاظ کی تشریح میں آگئی تھیں ایک بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے جو سبحٰنہ کی تفسیر میں فرمائی کہ مشرک لوگوں نے ظاہری سلسلہ پر نظر کر کے کہ بادشاہ کے پاس سوائے وسیلہ کے نہیں جا سکتے - اللہ تعالیٰ کے

لفظ قادیان احادیث نبوی میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
مضمون ذیل خاکسار نے حدیث کدہ پر لکھا تھا اور ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس صاحب کی خدمت میں باغ میں عرض کیا گیا تھا - حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس پرچہ کو اخبار میں شایع کرایا جائے اس لئے پرچہ ہذا خدمت میں بھیج کر ملتمس ہوں کہ اسکو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون کریں والسلام -

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی معہود کے بارہ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں :- در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدہ باشد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی من قریۃ یقال لہا کدعہ و یصدقہ اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اھل بدر بثلاث مائۃ وثلثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ فیھا عدد اصحابہ باسماءھم وبلادھم وخلالھم یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی اُس گاؤں میں سے خارج ہوگا یعنے ظاہر ہوگا جسکو کدعہ کہا جاویگا اور اس کی اللہ تعالیٰ تصدیق کریگا اور اُس کے پاس دور دور ملکوں سے اہل بدر کی گنتی پر جو تین سو تیرہ مرد ہونگے جمع کریگا اور اُس کے پاس ایک صحیفہ مہری ہوگا جسمیں اُسکے اصحاب کے نام اور اُن کے شہروں اور کوچوں کے نام درج ہونگے اس حدیث کی سند اصل کتاب میں دیکھنی چاہئے - اور اس حدیث میں نام قریہ جسسے خروج مہدی کا بتلایا گیا یہ الفاظ یقال لہا کدعہ - ان الفاظ میں محل غور چار نظریں ہیں - اول لفظ یقال میں دوم لفظ کدعہ میں سیوم یہ کدعہ کی ہاے نفس کلمہ کی ہے یا وقف کی - چہارم یہ کہ یہ لفظ قادیان پر صادق آتا ہے یا نہیں - ان چار نظروں کو چار بحثوں میں تحریر کرتا ہوں -

بحث اول - یقال میں یہ لفظ مضارع مجہول باب قال یقول کا ہے جیسے قیل ماضی مجہول اسی باب کی ہے اور عبد النبی حاشیہ تہذیب منطق میں لکھا ہے کہ لفظ قیل اگر دوسرے قیل کے مقابل آوے تو وہاں بیان اختلاف اقوال کا ہوتا ہے اور اگر لفظ اکیلا قیل آوے تو وہ کلمہ تمریض کا ہے جو ضعف قول پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ لکھا ہے لفظ قیل کلمۃ تمریض تدل علی ضعف القول لوسرود النقص جب قیل صیغہ ماضی مجہول کلمہ تمریض ثابت ہوا تو یقال صیغہ مضارع مجہول کلمہ تمریض کا بوجہ اولیٰ ثابت ہوگیا یعنے اس قریہ کو کدعہ بولنے والے عامی لوگ ہونگے جنکی بولی صحیح نہیں ہوتی - اور اون کے اقوال میں حروف تہجی کا پورا لحاظ نہیں ہوتا وہ تو قاف کو کاف بولدیتے ہیں اور عین کو ہمزہ اور ح کو ھ اسی واسطے نبی کریم صلعم نے لفظ یقال سے تعبیر فرمائی جو قائلین اوسکے عامی لوگ ہونگے نہ خاص لوگ - جو اہل علم ہیں جو قاف کو کاف سے الگ الگ نکلتے پڑھتے ہیں جیسے کہ - کرمان - بکاف باریک وخورد وقندھار وقادیان کو بقاف پر نکالن

بحث دوم - کدعہ میں یہ لفظ جو حدیث شریف مذکورہ میں وارد ہے اسپر حرکات وسکنات نہیں لگائے گئے اسکو کئی طرح سے پڑھا جانا ہوسکتا ہے - کَدَعَہ - کَدِعَہ - کَدْعَہ - کَدُعَہ - کِدُعَہ - کُدَعَہ - کُدْعَہ - کِدْعَہ - کُدَعَہ - کُدُعَہ - کَدِعَہ - کُدُعَہ - وغیر ذلک ان الفاظ میں سے نمبر ۱۲ کَدِعَہ بھی ہے اور قرآن کریم و احادیث شریف کی جو رسم الخط عربی میں معروف ومصطلح ہے وہ اُن میں سے بہت حروف کو مدّ الف سے پڑھا جاتا ہے اور الف نہیں لکھا جاتا - جیسے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کا میم وکان من الکٰفرین - واولٰئک ھم الکٰفرون حقا واعتدنا للکٰفرین عذابا مھینا کا کاف ولام - پس اس رسم الخط کے لحاظ سے کدِعَہ لفظ بھی صحیح ہے بلکہ اس حدیث مذکورہ میں یہی لفظ اصح الصحیح ہے کیونکہ قرائن موجودہ اسی کی تصدیق کرتے ہیں - بعض وقت نقل کو واقع سے صحیح کیا جاتا ہے اور بعض وقت واقع کو نقل سے جیسے پیشینگوئی توریت میں جائے ظہور خاتم النبیین کا ارض تیمہ لکہا تھا اور واقعہ میں جائے ظہور آپ کا مدینہ طیبہ ہوا - جس سے اس نقل کو واقع سے صحیح کیا گیا کہ وہ تیمہ در اصل طیبہ تہا ایسا ہی اس جگہ میں بھی ہے - اور قاعدہ عرب کا یہ ہے کہ جب کسی لفظ کو وصفیت سے نکال کر اسمیت کیطرف لیجاتے ہیں تو بعد اسکے ہائے وقف بڑہا دیا کرتے ہیں جیسے شافیہ کافیہ جو دو کتابیں علم صرف ونحو میں مشہور ہیں در اصل شافی وکافی تہے یعنی شفا دہندہ وکفایت کنندہ پہر وصفیت سے نکلکر اسمیت کیطرف آگئے اور دو کتابوں کے نام ہوگئے - اُن کے آخر میں ہائے وقف بڑھا دیگئی - دیکھو چہار گلزار صفحہ ۵۰ -

بحث سوم - لفظ کدِعَہ کی ہا وقف کی ہے نہ نفس کلمہ کی اور ہا وقف کا اخیر کلموں میں لانا بہت معروف ومشہور ہے - ہاں کسی جگہ میں ہا وقف کا ملانا واجب ہے کہیں جائز - جواز کیصورت اس حالت میں بھی ہے جب کہ لام کلمہ حذف کیا گیا ہو جیسے لم یخشہ لم یرمہ لم یغزہ ان تین کلموں میں لام کلمہ محذوف ہے یعنی پہلے میں الف دوسرے میں ی تیسرے میں واؤ دیکھو شافیہ کے صفحہ ۷۵ میں اور کدِعَہ کو عامی لوگ کادی بولتے ہیں جیسا کہ عام دیہات گرد نواح قادیان کے عام لوگوں سے مسموع ہوا ہے - پس ی کادی کی کثرت سے حذف ہوگئی اور اکثر لفظوں میں حروف علت بوجہ کثرت استعمال بھی حذف ہو جایا کرتے ہیں اور حرکات حروف ماسبق کی ان محذوفات پر قرینہ ہوا کرتی ہیں جیسے فتحہ - جو حذف الف پر دلالت کرتی ہے اور کسرہ حذف ی پر اور ضمہ حذف واؤ پر - پس لفظ زیر بحث میں بھی دال کا کسرہ ہے جو حذف ی پر دلالت کرتا ہے - اور علم عروض میں لکھا ہے - بعض حروف ملفوظ وغیر مکتوبہ ہوتے ہیں بعض غیر مکتوبہ ملفوظہ - بعض مکتوبہ ملفوظہ - اور حروف ملفوظ غیر مکتوبہ میں سے حروف اشباع بھی ہیں جیسے الف اشباع بعد فتحہ کے اور ی بعد کسرہ کے اور واؤ بعد ضمہ کے یعنی ان تین حرکتوں کے لمبا کرنے سے یہی تین حروف پیدا ہو جاتے ہیں - اور یہ حروف اشباع شعر میں اکثر جگہ اور نثر میں کم پیدا ہوتے ہیں - پس کدِعہ جو لفظ حدیث شریف کا ہے اور اسمیں دال مکسورہ بعد کاف کے ہے جس کے ی کتابتًا محذوف ہے اس کسرہ دال کو اشباع کرنے سے ی پیدا ہو جاتی ہے جو قرینہ دوسرا ی محذوفۃ الکتابت کا ہے پس لفظ کادی جسکی کتابت پورے حروف سے کادیہ ہوتی ہے جو عامیان گرد نواح کی بول چال ہے - جبکہ عامیوں کی اکثر بول چال صحیح حروف سے نہیں ہوا کرتی اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں لفظ یقال کا بیان فرمایا - جو کلمہ تمریض کا ہے

اور ضعف قول پر دلالت کرتا ہے الحمد للہ والمنۃ پیشینگوئی رسول کریم صلعم کی دربارہ جگہ ظہور مہدی علیہ السلام حق ثابت ہوئی اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جگہ حضور مہدی علیہ السلام کی ملک عرب میں نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ فصیح اللسان والبیان ہیں۔ بلکہ کسی اور ملک میں ہوگی۔ جسکا نام کادی ہوگا سو وہ یہی قادیان شریف ہی جسمیں ظہور مہدی امام برحق کا صدی چہاردہ میں ہوا۔ جس کو فصیح البیان قادیان بولتے ہین اور عامی لوگ کادیہہ ٭

بحث چہارم۔ یہ لفظ کدعہ۔ قادیان پر بخوبی ثابت آتا ہی جیسا کہ بحث سوم مین مفصل بیان کیا گیا۔ اب اصل حقیقت قادیان اور اس مین ظہور مہدی کی بیان کرتا ہون۔ اس قصبہ کے اول بانی مبانی عہدہ قضاء پر سلطنت اسلامیہ کیطرف سے ممتاز تھے۔ اور انہون نے اس قصبہ کا نام اسلام پور رکھا تھا۔ چونکہ اور دیہات بھی اس نام سے معروف ہین جو دوسرے دوآبون مین مشہور ہین اس لئے ان سے فصل و تمیز کیلئے الفاظ قاضی ماجھی بڑھائے گئے کیونکہ اسلام پور جس دوآبہ مین آباد ہوا اسکو ماجھہ بھی بولتے ہین یعنی اسلام پور قاضی ماجھی۔ رفتہ رفتہ بباعث کثرت بول چال کے صرف لفظ قاضی پر اکتفا کیا گیا۔ اور الفاظ اسلام پور و ماجھی حذف کئے گئے چونکہ لفظ قاضی بضاد معجمہ تھا۔ اور قراء متاخرون نے صرف ضاد کو جو مشابہ ظ کے ہے اور اس سے تمیز کرنی عامہ کو مشکل ہے اور قراء متقدمون نے ان کی باہمی تمیز کرنے کا خاص حکم دیا ہوا تھا جیسا کہ کتاب شاطبی مین جو علم قراءت مین اول درجہ کی کتاب ہے لکھا ہے :- الضّاد مخرج واستطالۃ - میّز عن الظاء فانّھا تجئ - اور ظاہر ہے کہ تمیز اسی چیز سے کیجاتی ہے کہ جس کے ساتھ مشابہت اور التباس ہو اسلئے انہون نے ضاد کو مشابہ دواد پڑھنا شروع کیا اور کرایا۔ اسلئے قاضی کو بہ دواد پڑھتے تھے بسبب کثرت جہالت۔ قادی سے مبدل ہوگیا بلکہ عامہ کی زبان پر کادی مشہور ہوگیا کیونکہ عامہ کو ق قاف کہ کاف سے تمیز کرنیکی قدرت نہیں نہ ضاد کو ظا سے اور عامہ لوگ اکثر الفاظ کے آخر ۃ وقف ضرور ملا دیا کرتے ہین اسلئے کادہ ہوگیا۔ اسی واسطے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے بلفظ یقال لہ کدعہ فرمایا فتامل ولا تکن من الغافلین

پس مین خداوند کریم کا سو سو بار شکر کرتا ہون کہ اس نے اپنے نبی صادق صلعم کی پیشینگوئی کو موضع قادیان ظہور مہدی کے لئے حق و ثابت فرمایا۔ چونکہ قاضی کی اولاد کو بھی قاضی کہا جاتا ہے اس لئے وہ قصبہ بسبب کثرت قاضیان کے قادیان ہو گیا۔ وللہ الحمد

اور ضاد قاضی کو دال سے بدلنے کی ایک یہ بھی حکمت ہے کہ قاد کے معنی اندھے کی لاٹھی پکڑنے والا ہے یعنی اسکو راہ بتلانے والا۔ چونکہ مہدی علیہ السلام بھی روحانی طور پر اندھوں کی رہبری کرنے والا یہان ہونا تھا اسلئے قادی ہوگیا۔ اور بسبب کثرت اتباع و اصحاب خود قادیان ہوگیا۔ یہ جو کچھ لکھا گیا ہے صرف ظاہری الفاظ کے مباحث ہین۔ ورنہ امور غیبیہ کی پیشگوئی اکثر استعارات و مجازات کے رنگ میں ہوا کرتی ہے۔ پس پیشگوئی موضع مہدی کی استعارہ اور مجاز سے ہے۔ کیونکہ ہر ایک مسلمان کو مہدی کے ساتھ ایمان لانا ضروری تھا۔ اور ایمان بالغیب مقبول ہوا کرتا ہے اس لئے پیشگوئی میں صریح لفظ قادیان بیان نہیں فرمایا گیا۔

یہاں اگر کوئی سوال کرے کہ ہمنے یہ تو مان لیا کہ مظہر مہدی کادیہہ ہی ہوگا لیکن یہ کس طرح مانین کہ وہ موضع یہی قادیان ہے بجواب اس کے کہا جائیگا کہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ اخبار مہدی بطور پیشگوئی کے ہین اور پیشگوئی کبھی ظاہری و حقیقی الفاظ مین ہوا کرتی ہے کبھی استعاری و مجازی الفاظ مین۔ کبھی ان الفاظ کے ضمن مین بطور حساب جمل۔ پس مہدی کے لفظ کو دیکھو کہ بحساب ابجد میم کے ۴۰ اور ھ کے ۵ دال کے ۴ ی کے ۱۰ جملہ ۵۹ ظاہر ہوئے۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ وہ کس ملک میں ظاہر ہوگا تو حسب اشارہ رسول کریم صلعم جو بجانب شرق فرمایا تہا ملک ہند کو دیکھا تو ھ کے ۵ ن کے ۵۰ د کے ۴ جملہ ۵۹ ہوئے جس سے پایا گیا کہ ان کا ظہور اسی ملک ہند مین ہوگا۔ پھر ہم دیکھتے ہین کہ ہند کے کس خطہ مین تو خطہ پنجاب کو دیکھا تو بحساب ابجد کے پ کے ۲ ن کے ۵۰ ج کے ۳ دو الفون کے ۲ اور ب کے ۲ جملہ ۵۹ ہوئے جس سے پایا گیا کہ مظہر آپ کا ملک پنجاب مین ہوگا۔ پھر دیکھا گیا کہ کس قریہ یا شہر مین تو ایک شخص بنام غلام احمد صاحب قصبہ قادیان مین مدعی مہدویت پایا اور اس قصبہ کا اصل نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا جو مخفف ہوکر صرف قاضی رہ گیا تھا جسکو عام لوگ کادی بولتے ہین جب اسکے پورے نام کیطرف غور کیا گیا تو اسکی ایک جزو کو ماجھی پایا۔ بحساب ابجد میم کے ۴۰ الف کا ۱ ھ کے ۵ ج کے ۳ ی کے ۱۰ جملہ ۵۹ ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہی قریہ مظہر مہدی کا ہے۔

دوسری طرف سے کیطرف غور کیا گیا تو بحکم آیت کریمہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ثابت ہوگیا کہ خلفائے امت محمدیہ مثل خلفائے امت موسویہ کے ہونگے اور خلفائے موسویہ مین سے خلیفہ چہاردہم مسیح عیسٰے ابن مریم تہا جو صدی چودھوین مین ظاہر ہوا۔ پس چودھوان خلیفہ امت محمدیہ کا بھی بنام مسیح عیسٰے ابن مریم صدی چودھوین کے سر پر بھی ہوگا

پس اسی مدعی مسیحیت و مہدویت کو دیکھا گیا تو اس کی کتب پر غلام احمد قادیانی لکھا ہوا پایا۔ جب اس نام کو بحساب ابجد دیکھا گیا تو جملہ ۱۳۰۰ پائے گئے جس سے پایا گیا کہ یہی شخص صدی چہاردہم کا مہدی و مسیح ہے اور وہ مدعی بھی اس امر کا ہے اور اپنے صدق کے لئے اکثر نشانات دیکھا تا رہا اور دکھا رہا ہے پس یہی مہدی و مسیح موعود ہے

الحمد للہ

راقم

خاکسار محمد عبد اللہ ولد مولوی خدا یار صاحب مرحوم

ساکن بھینی تحصیل قصور ضلع لاہور

۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء

دوستو عبرت پکڑو

دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں کہ جسمیں وقتاً فوقتاً اوتار نہ آتے رہے ہوں - ہندو دہرم عیسائی مت مذہب اسلام غرضیکہ تمام مذاہب موجودہ میں اوتار آتے رہے ہیں اور اس زمانہ کے اوتار کا تو بڑے کھلے طور پر ذکر پایا جاتا ہے -

ہندو دہرم کی پوتر پستکوں میں سخت کل یگ میں کرشن بھگوان کا کلنگی اوتار دھارن کرکے سنسار کا ادہار کرنا پایا جاتا ہے انجیل مقدس میں حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کا کھلا کھلا ذکر ہے قرآن شریف و حدیث پاک میں حضرت مہدی کے آنے کا فیج اعوج زمانہ کے بعد ذکر صاف صاف لکھا ہے - جب ہم بلاتعصب ان سب پاک کتابوں کو نہایت غور سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس اوتار کا جو مختلف ناموں سے بیان ہوا ہے آمد کا وقت یہی زمانہ ہے - اب جو خوش بین ہیں وہ بخوبی جان سکتے ہیں کہ یہ زمانہ اب کیسا زمانہ ہے - خدا پرستی مفقود - ادب و آداب ناپید دیانت و سخاوت گم - مہر و محبت ہمدردی کا خاتمہ - بھجن بندگی فقط دکھلاوا - نفسی نفسی کا زور - ہمہ اوست کا شور - جت ست تپ دہرم ایمان کافور - غرضیکہ کیا عرض کروں راستی کی بیعزتی ہے اور جھوٹھ کو عزت مل رہی ہے ان باتوں نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ وہی زمانہ ہے کہ جس سے نیک لوگوں نے خدا کی پناہ مانگی ہے - یہ وہی زمانہ ہے کہ جسکو گھور کلجگ اور فیج اور اعوج اور رونے اور دانت پیسنے کا زمانہ بتلایا گیا ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ وہی سخت وقت ہے تو پھر ضروری تھا کہ اس ایسے زمانہ میں اوتار آتا جیسا کہ اوتار بھی آگیا ہوا ہے - کیونکہ جب اندھیرا اندھیرا چھا گیا تھا تو ضروری تھا کہ خدا کے اس وعدہ کے مطابق جو اس نے اپنے پیارے محبوبوں کے ساتھ کیا تھا اندھیرے کے دور کرنے کے واسطے سورج نمودار ہوتا - سو خدا کے فضل سے ہمارے سدہار کیواسطے وہ پورا آتما کل اوتاروں اور نبیوں کا مظہر جس کا ظاہرہ مبارک نام غلام احمد ہے نازل ہوا وہ نازل کہاں ہوا

ہند کی پاک زمین پنجاب کے دارالخلافہ لاہور کے مشرقی جانب دارالامن قادیان میں تاکہ اس پوتر آتما سے ہر ایک مذہب اور قوم مستفید ہو - اس بزرگ کے اوتار ہونیکا یہ پورا ثبوت ہے کہ اس کے مقابلہ پر آجتک کسی نے اوتار کا دعوی نہیں کیا اور جس نے کیا ذلت پر ذلت اٹھائی اور یہ بھی ثبوت اس کے اوتار ہونیکا کامل ہے - کہ اگر یہ بزرگ جھوٹھا دعوی کرتے تو ضروری تھا کہ خدا کا قہر انپر پڑتا اور ان کا نام و نشان باقی نہ رہتا کیونکہ خدا جھوٹے کو ہرگز ہرگز مستقل مہلت نہیں دیتا - اور پھر آسمان نے بھی جو ان کے اوتار ہونے کیواسطے دو گواہ پیش کئے ہیں وہ بھی بڑے معتبر ہیں یعنی سورج اور چاند کو گرہن لگنا ایک ہی مہینے میں کیا آگے کبھی ایسا ہوا نہیں ہرگز نہیں زمین نے بھی اس بزرگ کی صداقت پر مہر کر دی - یعنے زلازل اور طاعون دو کامل گواہ کی جبرناک شہادت نے ثابت کر دیا کہ یہ بزرگ وہی اوتار ہے جسکا وعدہ پہلے ہی سے تھا اس سے منحرف ہونا شامت اعمال ہے - اب غور کیجیے کہ اس بزرگ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے غور سے سنو - اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے تمام عیش و عشرت پر لات ماری اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے تمام لذیذ لذات دنیاوی کو ترک کر دیا اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے اسقدر گریہ زاری سے دعائیں کیں کہ [illegible] تمہاری خاطر سخت تکلیف اٹھائی - اے دوستو آپکی خاطر اس نے اپنی نورانی پیشانی کو حد درجہ تک عالی در پر گھسایا ہے - اے دوستو دیکھو آپکی خاطر اس بزرگ نے خدا کے آگے اسقدر گڑگڑا کر منتیں کیں کہ اس کا جسم مبارک سوکھ گیا - پیارے دوستو آپکی خاطر اس نے بھوک اور پیاس کو مار دیا - فقط چند گھونٹ پانی اور جو کی روٹی پر بسر کیا - اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے نیند کو بھی [illegible] کر دیا - ایسے ایسے دکھ اور رنج اس بزرگ نے کیوں اٹھائے اپنے پاک رب کو خوش کرنے اور آپ لوگوں کی سدھار کی خاطر - افسوس صد ہزار افسوس انکے عوض اس بزرگ سے کیا سلوک کیا گیا اسکو کافر پکارا گیا - اسکو دوسرے جہنم کا بھنگی بنایا گیا - اس بزرگ پر مقدمات بنائے گئے - اس بزرگ کو لالچی حرصی دنیا پرست اور سودائی دیوانہ کا خطاب دیا گیا آہ آہ اس بزرگ کو مکار کہنے سے بھی عار نہ کی گئی حیف حیف اس بزرگ پر پتھر

اور اینٹیں چلائی گئیں - اُف یہ بزرگ اپنی تن من اور دہن جن لوگوں کے لئے خدا کے راہ میں فدا ہو گیا انہوں نے اسکی کچھ بھی قدر نہ کی بلکہ اسکو تحریراً اور تقریراً جھٹلایا اور ستایا اسپر تمسخر پر تمسخر کیا گیا میرے پیارے بزرگو محبو غمخوارو افسوس صد افسوس ایسا کوئی رنج نہ رہا جو اس بزرگ کو نہ پہونچایا گیا ہو کوئی عیب ایسا نہ ہوگا جو اس بزرگ کے ذمہ نہ لگایا گیا ہو - اے دوستو جیسے جیسے اس بزرگ کے آگے رکاوٹیں ڈالی گئیں ویسے ویسے اس نے ترقی پر ترقی کی جیسے جیسے اس روشنی کو بجھانے کی کوشش ہوئی ویسے ہی یہ روشنی [illegible] پس لیا جیسے جیسے انکی کلام بلند ہونے لگی بدنصیبوں نے نہ سنا - جس قدر اس بزرگ کے مبارک ہاتھوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی انہی ہاتھوں سے کمزور دلوں کو تقویت ہوتی گئی بلکہ دلوں کے مردہ زندہ ہوتے چلے گئے حیف تعصب و حسد سے اس پاک روح پر افترا باندھے گئے - خواہ گزشتہ بزرگاں پر بھی حرف آجائے کوئی پروا نہ کی گئی ایک اس بزرگ کے اوپر حرف لانیکی خاطر سب کچھ منظور کیا گیا - واہ واہ اے کامل بزرگ سختیوں اور تکلیفوں اور گالیوں کو جس صبر سے تو نے سہا سوائے اوتار کسی اور کا حوصلہ نہیں ہوسکتا ذرا شکایت نہ کی اور نہ کوئی رنج منایا اور نہ کوئی کسی کے حق میں بد دعا ہی کی اگر کیا تو یہ کیا کہ بھلائی ہی کی اپنے رب العالمین کے آگے نہایت درد بھری پکار سے فریاد کی کہ اے خدا میں تیرا ناکارہ بندہ پرگناہ ہوں تو میرے پر رحم کر اور ان لوگوں کو جو تیری تابعداری سے نافرمان ہو رہے ہیں انکو ہدایت دے اور سیدھے راستہ پر چلا تاکہ یہ لوگ تیرے عذاب سے بچ جاویں بتلاؤ دوستو کہ سوا خدا کے بھیجے ہوئے کے اور کس کا حوصلہ ہے کہ اپنے مخالفوں کے حق میں نیک دعائیں کرے - پیارے مہربانو اسواسطے آپ اس بزرگ سے متنفر ہو اور اس واسطے آپ اس سے خفا ہو اور رنجیدہ ہو کہ اس نے فرمایا کہ بت پرستی پیر پرستی قبر پرستی سورج پرستی آگ پرستی تثلیث پرستی خود پرستی کو چھوڑ کر ایک واحد خدا کی پرستش کرو کیا آپ اسواسطے اس بزرگ سے گریز کرتے ہو کہ اس نے فرمایا کہ خدا کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا کوئی باپ نہیں اسکا کوئی بیٹا نہیں روح اور عناصر اس کے ہی بنائے ہوئے ہیں وہی سب کا خالق ہے وہی سب کا مالک ہے - کیا مہربانو آپ اس واسطے انکی بات پر کان نہیں لگاتے کہ اس نے فرمایا کہ اپنے نفس کو مار ڈالو اسی کے ساتھ جہاد کرو اور کوئی جہاد کرنے کرانیوالا نہیں آئیگا اے صاحبان کیا اسواسطے آپ انکی کلام کو غور سے سننا نہیں چاہتے کہ جو کچھ اسکو رحیم کریم کی درگاہ سے حکم ہوتا ہے وہی سناتا ہے تاکہ آپ لوگ اسپر عمل کرکے دو جہان کی نعمت سے مالا مال ہو جاؤ - اے دوستو یہ وہی بزرگ ہے - وہی امام ہے یہ وہی پاک روح ہے یہ وہی اوتار ہے جس کے منور دیدار کیواسطے اسکے بزرگوں نے بڑے بڑے تپ اور بندگیاں جنگلوں اور غاروں میں چھپ چھپ کر کیں

رسید زر۔

۴ - جنوری سنہ ۱۹۰۷ء عہ ۱۳۶۲ نذیر احمد صاحب عہ/
۵ - " " عہ ۳۴۷ صدر الدین صاحب سے/
۵ - " " عہ ۱۴۷ محمد اکبر صاحب سے/
۵ - " " عہ ۱۴۱۲ محمد ابراہیم صاحب سے/
۵ - " " عہ ۳۶۰ غلام محمد صاحب عہ/
۵ - " " عہ ۶۴ حیات محمد صاحب عہ/
۵ - " " عہ ۳۸۱ گلزار محمد صاحب سے/
۵ - " " عہ ۱۴۱۳ عبد الحمید صاحب سے/
۵ - " " عہ ۱۴۱۴ شمس الدین صاحب سے/
۵ - " " عہ ۳۰۶ محمد الدین صاحب سے/
۵ - " " عہ ۱۴۱۵ محمد صدیق صاحب سے/
۵ - " " عہ ۲۸۰ محمد الدین صاحب سے/
۵ - " " عہ ۶۴ نور احمد صاحب سے/
۵ - " " عہ ۷۶ محمود علی صاحب عہ/
۵ - " " عہ ۹۰۱ وزیر محمد صاحب سے/
۵ - " " عہ ۶۰ محمد اسماعیل صاحب سے/
۵ - " " عہ ۲۰۶ دولت علی صاحب عہ/
۷ - " " عہ ۵۴ مرزا غلام حیدر صاحب عہ/
۷ - " " عہ ۲۰ محمد اسماعیل صاحب سے/
۷ - " " عہ ۳۲۵ مولوی چراغ دین صاحب سے/
۷ - " " عہ ۳۸ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب سے/
۷ - " " عہ ۱۴۲۹ نبی بخش صاحب سے/
۷ - " " عہ ۳۶۵ ایس۔ ایم یوسف صاحب سے/
۷ - " " عہ ۵۵ رحیم بخش صاحب سے/
۷ - " " عہ ۱۶۸ عبد اللہ صاحب سے/
۷ - " " عہ ۶۵ محمد اکرم بیگ صاحب سے/
۷ - " " عہ ۱۰۷ امیر محمد اسماعیل صاحب سے/
۷ - " " عہ ۳۴۹ مولوی کرم داد صاحب سے/
۷ - " " عہ ۳۴۵ محمد سعید صاحب سے/
۷ - " " عہ ۳۴۱ محمد حسین صاحب سے/
۷ - " " عہ ۱۴۲۲ حکیم امام الدین صاحب سے/
۷ - " " عہ ۱۳۶۰ زمان شاہ صاحب سے
۷ - " " عہ ۱۲۸ مولوی عبد الحمید صاحب سے/
۷ - " " عہ ۱۴۲۳ گوہر علی صاحب سے/
۷ - " " عہ ۱۴۲۴ محمد موسیٰ صاحب سے/
۷ - " " عہ ۱۴۲۵ غلام محی الدین صاحب سے/

اَلْخِطْبَۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید۔ معقول روزگار سرکاری پر ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہیں چونکہ مجھے خود انکے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین بخوشی ان کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کریں گے وہ خوش ہونگے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔

ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں۔ منیجر۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "					
⅛ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴⅓	۳½	۱	۲/

یہ اُجرت پہلے ہی کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھوں نے لندن اسٹریلیا افریقہ میں آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور انکے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں۔ میں امید کرتا ہون کہ لوگونکو انسے فائدہ پہونچے۔

نور الدین

ضرورت

۱۔ مجھے دو ایسے آدمیونکی ضرورت ہے جو کھیتی کے کام سے واقف ہوں تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دیے جاوینگے اچھے کام پر ترقی ہوسکتی ہے وہ شخص جہانسے آئینگے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہیں برابر دیا جاوےگا احمدی ہون۔

۲۔ مجھے کاشتکارونکی بھی ضرورت ہے ایک ککامشں ہل تک کیواسطے میں زمین دیسکتا ہوں جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت کار دی جاوے گی مکانات اور الات کساورزی کے واسطے لکڑی حسب ضرورت میں دوں گا۔ زمین قریبًا چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہاں پیدا ہوتی ہے چیت سے پہلے یہاں پہونچ جانا ضروری ہے اس لئے زاید اگر کوئی قابل دریافت امر ہو۔ تو بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتی ہے۔ احمدی ہوں۔

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاک خانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماویں

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی غیر احمدی سب کیلئے مفید چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اسلئے ہر احمدی کے پاس اسکا ایک نسخہ ہونا چاہئے نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے۔	بے جلد ۲ر مجلد ۱۲ر
درِ ثمین ؍؍	حضرت اقدس کی آپکی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اسکے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔	بے جلد ۴ر مجلد ۶ر
جنگ مقدس ؍؍	حضرت مسیح موعود و عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا گیا ہے۔	۷ر
الوصیۃ ؍؍	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطف پیرایہ میں دیا ہے۔	۲ر
سناتن دھرم پارۂ قرآن	ضمیمہ نسیم دعوت تین پارے ہیں	ـر فی پارہ ـر
آیات الرحمان حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش الیقار شیطانی و رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں۔ مدلل جواب دیا ہے	۸ر
سر الشہادتین ؍؍	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔	۱ر
الموعظۃ الحسنہ ؍؍	سورۂ تبت کی نہایت لطیف تفسیر	۲ر
اعلام الناس حصہ دوم ؍؍	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید۔	۳ر
ضیانۃ الناس عن وسواس الخناس	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا۔	۱ر

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سواء السبیل	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالوں کے جواب	۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ۱ و ۲ و سواء السبیل حصہ اول	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۳ر
کشف الاعتباس مصنفہ مولانا احسن صاحب	مولوی محمد بشیر کے فتوے در بارہ تاخیر وقت نحر و اضحیہ تا رویت ہلال محرم کا رد	۱ر
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبدالرحمان صاحب نو مسلم	آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید	۱ر
قطعہ دب کل شی خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزاں کرنے کے لئے	۰ر
نور الدین از علامۃ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب	۰۸ر
ادعیۃ القرآن منظومہ اکمل آف گولیکی	قرآن مجید میں جسقدر دعائیں ہیں انکا منظوم ترجمہ اور پہلے ایک قصیدہ ہے جسمیں حضرت مسیح کے کلام دعاوی کی مدلل [illegible] ہیں	۲ر
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں ان کے دندان شکن جواب	۴ر
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب مرزا خانی	مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	۰ر
القول الصحیح فی تصدیق المسیح البرہان الصریح پنجابی نظم۔ مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ کتاب ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے دجال یاجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے	۱ر
کاسر احمدی الہ داد والے	پنجابی نظم ہے	۰ر
اسلام اور اسکا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱ر
رویائے صالحہ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔	۴ر
سراج الحق حصہ اول و دوم تا پنجم مصنفہ پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رد سے۔	۱۰ر
السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ؍؍	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ر
اعجاز احمدی ؍؍ ؍؍	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	۱ر
کاسر احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے	پنجابی نظم	۰ر
نظم مستورات	پنجابی نظم۔	۰ر
الہدیۃ السعدیہ	مصر میں وہابیہ اور احمدیہ کا مناظرہ قابل دید	۲ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔